9

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

شرم وحیا کا جنازہ

فتنہ پرور قادیانیوں کی جنسی سیاہ کاریوں، بدکاریوں، مکاریوں، عیاریوں، پھنکاریوں اور دسیسہ کاریوں پر مبنی ایک دلچسپ اور مستند تحریر

مولانا قاری ریاض احمد فاروقی

دفاع ختم نبوت کونسل پاکستان
پی۔او۔باکس نمبر 81۔جی پی او۔دی مال۔لاہور پاکستان
www.difaekhatmenabowat.com

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر فطری خوبیوں سے مالا مال و مزین کیا ہے۔ان خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی شرم وحیاء ہے۔شرعی نقطہ نظر سے شرم وحیاء اس صفت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان قبیح اور ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔دین اسلام نے حیاء کی اہمیت کو خوب اُجاگر کیا ہے تا کہ مومن با حیاء بن کر معاشرے میں امن وسکون پھیلانے کا ذریعہ بنے۔حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک انصاری کو دیکھا جو اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کرو۔آپ ﷺ نے سنا تو ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ (متفق علیہ،مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء)

پس حیاء ایمان کا جز ہے۔

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ۔ (متفق علیہ،مشکوٰۃ)

حیاء خیر ہی کی موجب ہوتی ہے۔

گویا انسان جس قدر با حیاء ہوگا۔اتنا ہی اس میں خیر و عافیت اور عرفانِ حق بڑھتا جائے گا۔حیاء ان صفات حسنات میں سے ہے جس کی وجہ سے انسان دارین میں عظمت وفضیلت حاصل کرتا ہے۔امام الرسل،خاتم الرسل،مولائے کل،ہادی عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَآءُ فِی النَّارِ (رواہ احمد والترمذی،مشکوٰۃ 431)

''حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے۔بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔''

حیاء کی وجہ سے انسان کے قول وفعل میں حسن و جمال پیدا ہوتا ہے۔با حیاء انسان مخلوق کی نظر میں بھی پرکشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاں بھی مقبول ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دُختر نیک اختر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لیے آئیں تو ان کی چال ڈھال میں بڑی شائستگی اور میانہ روی تھی اللہ رب العزت کو یہ شرمیلا پن اتنا

پسند آیا کہ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ۔ (القصص:25)

''آئی ان کے پاس ان میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی۔''

سوچنے کی بات ہے کہ جب باحیاء انسان کی رفتار و گفتار اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے تو اس کا کردار کتنا مقبول و محبوب ہوگا۔ لہٰذا جو شخص حیاء جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت میں محروم القسمت ہو جاتا ہے ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب شرم نہ رہے تو پھر جو مرضی کر'' (سنن ابی داؤد، جلد سوم، حدیث نمبر 1393)

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیاء انسان کسی ضابطہ اخلاق کا پابند نہیں ہوتا، اس کی زندگی شتر بے مہار کی طرح ہوتی ہے۔ حیاء ہی وہ صفت ہے کہ جس کی وجہ سے انسان پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حیاء اور پاکدامنی لازم و ملزوم ہیں ان دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

بے حیائی اور مرزا قادیانی:

قادیانی، مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول مانتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ حالانکہ ایک نبی اور رسول کی صفات تو بہت دور کی بات، اس مردود اعظم میں ایک شریف انسان والی صفات بھی نہیں پائی جاتی تھیں۔ دُنیا کا کوئی عیب ایسا نہیں جو مرزا قادیانی کی ذات میں نہ پایا جائے۔ کوئی ایسا جرم نہیں جو اس بدبخت نے نہ کیا ہو۔ کوئی ایسی نجاست نہیں جو اس میں نہ پائی جاتی ہو۔ کوئی ایسی برائی نہیں جس سے یہ خالی ہو۔

ہم یہاں صرف مرزا قادیانی کی بے حیائی کا ذکر کریں گے۔ اگر کسی قادیانی میں ذرا بھی شرم ہوئی تو وہ ان شاء اللہ مرزا قادیانی کے بے حیاء کردار کا مطالعہ کرنے کے بعد (جو آئندہ صفحات میں بحوالہ قادیانی کتب کے یہاں درج کئے جا رہے ہیں) یقیناً اسلام قبول کر لے گا۔

مرزائیوں کی بدنام زمانہ کتاب سیرۃ المہدی 1935ء جو مرزائیہ کتاب گھر قادیان نے شائع کی۔ اس کتاب میں مرزا قادیانی کے حالاتِ زندگی کا ذکر کیا گیا ہے۔

سیرت المہدی کے دو اہم مضبوط مشہور زمانہ راوی ہیں ایک مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم (مرزائیوں کی ماما) دوسرا مرزا بشیر احمد ایم۔اے، مرزا قادیانی کا بیٹا۔ یقیناً ان دونوں ماں، بیٹے کی مرزا قادیانی کے بارے میں بیان کردہ روایات قادیانیوں کے ہاں سند کا درجہ رکھتی ہیں۔

بھانو! آج بڑی سردی ہے:

مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

''راوی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ اُم المومنین (مرزائی اُمت کی ماما) نصرت جہاں بیگم نے ایک دن سنایا کہ حضرت مرزا قادیانی کے ہاں ایک بوڑھی عورت ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی، مرزا قادیانی کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اسے یہ پتا نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں، وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا، بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی۔ ہاں جی تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں۔ یعنی جی ہاں اسی لیے تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔''

(سیرت المہدی (جدید)، از مرزا بشیر احمد قادیانی، جلد اوّل حصہ سوم، صفحہ 722)

حضور رحمت دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی مرد اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں یکجا ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' جب دو اجنبی مرد و عورت کہیں خلوت میں جمع ہوتے ہیں تو وہاں شیطان فوراً پہنچ جاتا ہے جو ان دونوں کے جنسی جذبات کو برانگیختہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ ان پر جنسی ہیجان کا غلبہ ہو جاتا ہے اور وہ بدکاری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں یکجا ہونے کا موقع ہی نہ آنے دو کہ شیطان تمہارے درمیان آجائے اور تمہیں برائی کے راستے میں لگا دے تنہائی میں اجنبیہ کے ساتھ خلوت اختیار کرنے کو منع فرما دیا کیونکہ اس سے بہت بڑے فتنے کا اندیشہ ہے اور شیطان مردود ہر وقت ساتھ ہے، نفس پر مسلط ہے۔ ایسے وقت میں شیطان لعین بدصورتی کو بھی خوبصورت شکل میں پیش کرتا ہے اور جب شہوت غالب آئے اور جذبات میں ہیجان پیدا ہو جائے تو پھر صورت کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ جذبات کو تسکین پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔

اس روایت کے مطابق مرزا قادیانی، اُس کی بیوی نصرت جہاں بیگم، بیٹا بشیر اور بھانو یہ سب بے غیرت بے حیاء اور بے شرم ٹھہرتے ہیں۔ کوئی غیرت مند عورت، غیر عورت کو خلوت میں اپنے خاوند کے ساتھ پسند نہیں کرتی۔ عجیب بات یہ ہے کہ خدمت کا وقت بھی خاص رات کا، خادمہ بھی خاص بھانو، جسم کا حصہ بھی خاص نیچے والا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا گھر بے حیائی کا مرکز تھا۔

بوڑھی عورت کی خدمت کرنی چاہیے اہل اسلام کے بوڑھوں کی خدمت پر بے شمار واقعات شاہد ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی وہ بے رحم، بے ضمیر شخص تھا جو بوڑھی عورت سے رات کو ٹانگیں دبوایا کرتا تھا۔ جبکہ گھر میں جوان لڑکے موجود، بیوی موجود، نوکر موجود، پھر غیر عورت کے ساتھ رات بسر کرنا۔ پھر رات کی تنہائی میں یہ کہنا کہ بھانو آج تیری حِس کمزور ہو رہی ہے۔ ماہرین نفسیات جانتے ہیں کہ یہ جملہ ''تیری حس کمزور ہو رہی ہے'' کس قدر مرزا قادیانی کی ذہنی آوارگی پر دلالت کر رہا ہے۔

پھر بھانو نے سامنے سے اور لطیفہ کر دیا۔ وہ لطیفہ اس عبارت سے واضح ہو ہی گیا ہے۔ عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔

آیئے قرآن مجید، فرقان حمید، برہان رشید سے سوال کرتے ہیں کہ اس گندے کردار کے مردوں اور عورتوں کے بارے میں کیا فیصلہ ہے، ارشاد قرآنی ہے۔

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ (النور:26)

''گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے۔''

پھر سوچیے! کیا یہ سیرۃ المہدی ہے؟ نہیں یہ سیرت شیطان مرزا قادیانی ہے۔ نامحرم عورت کے ساتھ خلوت حرام ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار ختم نبوت ﷺ کی سیرت پڑھیں۔ پیکر شرم وحیاء محبوب کبریا امام الارض والسماء خاتم الانبیاء ﷺ کا غیر عورتوں کے ساتھ رویہ معصوم عن الخطا ہونے کے باوجود کیا تھا۔ بخاری شریف میں ہے:

''حضرت سیدہ طیبہ عتیقہ، عائشہ صدیقہ صلوٰۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں جو مسلمان عورتیں سیدنا نبی کریم ﷺ کے پاس ہجرت کے بعد بیعت کے لیے آتی تھیں تو آپ ﷺ زبانی فرماتے۔ میں نے تم سے بیعت کی۔ یہ نہیں کہ آپ ﷺ ان کے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہوں۔

رب ذوالجلال کی قسم آپ ﷺ نے کبھی بیعت کرتے ہوئے کسی عورت کو ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ ہے سیرت امام المعصومین حضور خاتم النبیین ﷺ کی۔ اس حدیث کی روشنی میں مرزا قادیانی کی زندگی کا جائزہ لیں۔ آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ مرزا قادیانی کی زندگی، سراسر شرمندگی، درندگی اور پاژندگی کا مجموعہ تھا۔ اس کی زندگی ایک شریف آدمی کی زندگی کے مثل بھی نہ تھی۔

مرزا قادیانی کی بے حیائی کے بارے میں مزید سنیے!.....

میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں:

جب انسان دنیا کی رنگینیوں اور مال و دولت کی ہوس میں مبتلا ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے کیسے کیسے کام کرواتا ہے، ملاحظہ کیجیے!

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''بیان کیا نورالدین خلیفہ اوّل نے کہا کہ ایک دفعہ مرزا قادیانی کسی سفر میں تھے۔ اسٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ مرزا قادیانی بیوی صاحبہ کے ساتھ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی، میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ اِدھر اُدھر پھرتے ہیں۔ آپ مرزا قادیانی سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جائے۔ مولوی صاحب نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم خود مرزا قادیانی کے پاس گیا اور کہا کہ اے مرزا قادیانی لوگ بہت ہیں، بیوی کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ جاؤ جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم سر نیچے ڈالے میری طرف آئے۔ میں نے کہا مولوی صاحب جواب لے آئے؟''

(سیرت المہدی جدید جلد، حصہ اوّل، صفحہ 56، 57 از مرزا بشیر احمد)

اندازہ کیجیے کہ ولی بھی شریعت کا محافظ و پہرے دار ہوتا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی جو بڑے بڑے جھوٹے دعوے کرنے والا تھا۔ یہ شریعت کا کتنا بڑا قاتل تھا۔

کوئی بھی غیرت مند اپنی بیوی کے لیے بڑی غیرت کا جذبہ رکھتا ہے۔ یہاں چھوٹے چیلوں کو تو جوش آیا۔ لیکن مرزا قادیانی کو غیرت نہ آئی۔ نہ اسے اپنی عورتوں پر غیرت نصیب ہوئی نہ دوسری عورتوں پر۔ اس لیے تو ہم کہتے ہیں'' مرزا قادیانی بین الاقوامی بے حیاء تھا۔'' یہاں

خاص بات یہ کہ ساری مرزائی اُمت مرزا کی بیوی اُم المومنین کو ماما جان کہتے ہیں۔لیکن نورالدین بیوی صاحبہ کہہ کر بات کرتا ہے۔مرزا قادیانی بھی بیوی صاحبہ کہہ کر بات کرتا ہے۔عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔

تیسرا یہ کہ مرزا قادیانی کتنی بے غیرتی کے ساتھ ہرزہ سرائی کررہا ہے۔''جاؤ جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔'' یہ واضح طور پر قرآن وحدیث کی تعلیمات کا انکار ہے۔

خدامرد، مرزا عورت (نعوذ باللہ):

مرزا قادیانی کے بین الاقوامی بے حیاء ہونے پر ایک ایسا حوالہ سنیے جو آپ نے پہلے کبھی نہ سنا ہوگا اور نہ سنیں گے۔اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا گستاخ بے ادب نہ پیدا ہوا، نہ ہوگا۔محبت باری تعالیٰ میں محو ہوکر یہ واقعہ پڑھئے اور اس بے غیرتی کو ختم کرنے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لائیے۔

مرزا قادیانی کا قریبی مرید قاضی یار محمد لکھتا ہے کہ

مرزا قادیانی نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر کی ہے:

''کشف کی حالت مرزا قادیانی پر اس طرح طاری ہوئی گویا مرزا قادیانی عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی 12 ٹریکٹ نمبر 34، مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی)

مرزا کے مرید کا یہ کہنا کہ مرزا قادیانی نے اپنی حالت یہ ظاہر کی گویا مرزا قادیانی عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔وہ حالت کیسی ہوگی؟ جو مرید نے دیکھی تھی۔وہ حالت اگر کوئی مرزائی مجمع میں بنا کر دکھادے تو ہم اسے انعام دیں گے۔اصل میں مرزا قادیانی کے پاس شیطان آیا تھا جس نے اُسے بہلا پھسلا کر اُس سے یہ فعل بد کیا اور مرزا سمجھا کہ شاید یہ خدا ہے۔(نعوذ باللہ)

مرزائیو! کسی ہسپتال سے مرزا قادیانی کے دماغ کا علاج ہی کرالیا ہوتا تو شاید وہ یہ باتیں نہ کرتا اور نہ یہ رسوائیاں ہوتیں۔ہمیں اب مرزا پر آنے والی شیطانی، انگریزی وحی کی سمجھ آئی،''I LOVE YOU۔'' (تذکرہ طبع چہارم جدید، ص 50، 80)

وحی بھی انگریزی اور لانے والا ٹیچی ٹیچی بھی انگریزی، تہذیب بھی انگریزی، اطاعت

بھی انگریزی، اسی لیے تو مرزا قادیانی نے اپنی کتاب شہادت القرآن میں تحریر کیا ہے کہ ''اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا، دوسرا حکومت برطانیہ کی اطاعت کرنا۔'' کسی مرزائی میں یہ جرأت وبصیرت ہے کہ قرآن سے اس آیت کی نشاندہی کردے جس آیت میں یہ حکم ہے کہ حکومتِ برطانیہ کی اطاعت کرنا اسلام کا دوسرا حصہ ہے۔ حالانکہ حکم اس کے برعکس ہے لیکن مرزا قادیانی کی عادتِ خبیثہ ہے، لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے قرآن وحدیث کا نام لینا۔

اسے کیا دکھائی دیتا ہے:

مرزا قادیانی کا قریبی مرید مفتی محمد صادق لکھتا ہے۔

''مرزا قادیانی کے اندرونِ خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں مرزا قادیانی بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتا تھا۔ وہاں ایک کونے میں کُھرا تھا۔ جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ مرزا قادیانی اپنے کام تحریر میں مصروف رہا اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آنکلی۔ اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ مرزا قادیانی کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے کیا حرکت کی۔ تو اس نے ہنس کر جواب دیا ''انہو کجھ دیدا اے''۔ یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے۔''

(ذکر حبیب از مفتی محمد صادق قادیانی صفحہ 38-39)

چند اہم باتیں:

1۔ مرزا قادیانی اور ایک غیر عورت برہنہ حالت میں دونوں ایک ہی کمرہ میں موجود تھے۔

2۔ دوسری خادمہ اتفاقاً ادھر آ گئی جس نے دونوں اشخاص یعنی مرد اور غیر عورت کو ایک کمرہ میں پایا۔

3۔ دوسری خادمہ نے اُس برہنہ عورت کو کہا کہ تو ایسی حالت میں مرزا کے کمرے میں، اس کی موجودگی میں نہا رہی ہے، تجھے شرم نہیں آئی، تو نے یہ کیا کیا؟

4۔ اُس نے ہنس کر جواب دیا کہ مرزا قادیانی کو نظر ہی کم آتا ہے۔ یعنی کوئی چیز اُس کو نظر آتی ہی نہیں۔

5۔ مرزا قادیانی نے یہاں پر بے حیائی کی مزید مثال قائم کردی ہے۔اس سے بڑی بے حیائی کیا ہوسکتی ہے؟

مرزائی اس کا جواب دیتے ہیں کہ وہ دیوانی تھی،اس لیے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

1۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ دیوانی تھی تو تمہارے نزدیک مرزا قادیانی تو دیوانہ نہ تھا وہ باہر آجاتا۔یا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ دونوں ہی دیوانے تھے۔

2۔ اس عورت کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔آخر وہ کتاب لکھ رہا تھا،اسے اس کی لکھائی نظر آرہی تھی تو وہ عورت کیوں نظر نہیں آئی؟ اُس عورت کا کمرے میں آنا،قدموں کی آواز آنا،اپنے کپڑے اُتارنا،نلکا کھولنے کی آواز آنا،پانی گرنے کی آواز آنا،کیا مرزا قادیانی کانوں سے بھی محروم تھا کہ اُسے پتہ ہی نہ چلا؟

قارئین کرام! یہ ہے مرزا غلام قادیانی کا کردار۔اس دجال کا کردار اتنا غلیظ ہے کہ ایک شریف النفس انسان ایسے ابوالخبائث کو شریف انسان بھی نہیں کہہ سکتا،کجا کہ اسے نبی اور رسول کہا جائے۔خدا تعالیٰ مرزائیوں کو ہدایت دے کہ کتنے مخبوط الحواس شخص کو انہوں نے نبی سمجھ لیا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ’’میرے بعد تیس (30) بڑے کذاب اور دجال پیدا ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔حالانکہ وہ صاف جھوٹے ہوں گے۔‘‘

(ابوداؤد شریف جلد 2)

یہ حدیث شریف تواتر کے ساتھ منقول ہے۔تعجب ہے کہ قادیانی، نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کی پیشگوئی کو تو نہیں مانتے مگر زانی،شرابی،گھٹیا سوچ کے مالک اور مرگی والے شخص کو نبی مان کر بہت خوش ہیں۔معلوم نہیں اس میں ان کو سوائے ذلت و رسوائی کے حاصل ہی کیا ہے؟ عذاب جہنم پر یہ کیوں صابر ہیں؟ اصل میں شیطان نے ان کو پھنسایا ہوا ہے۔اب اللہ تبارک و تعالیٰ ہی رحم فرمائے تو یہ ہدایت پاسکتے ہیں۔تمام علماء و فقنہ قادیانیت کے ماہرین کو چاہیے کہ ان کو راہِ راست پر لانے کے لیے محنت بھی کریں اور دُعا بھی کریں کہ اللہ رب العزت ان کو ہدایت عطا فرمائے۔یہی اصل ہمدردی ہے۔

خادمہ زینب کی رات کو خدمتِ مرزا:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

''ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب مرزا قادیانی کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں کا پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقع آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا پھر بھی اس حالت میں مجھے نہ نیند، نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوتی۔ بلکہ خوشی ہوتی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ مرزا قادیانی نے کہا زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوئم، جلد اوّل، صفحہ 789، 790 روایت نمبر 910)

اسکے علاوہ ایک اور نوجوان لڑکی عائشہ مرزا کے پاؤں دباتی تھی اس کے متعلق لکھا ہے۔''مرزا قادیانی کو مرحومہ عائشہ کی خدمت (پاؤں دبانے) بہت پسند تھی۔''

(روزنامہ الفضل 20 مارچ 1928ء)

ان عبارتوں سے واضح ہوا کہ مرزا قادیانی کا محبوب مشغلہ نوجوان لڑکیوں کے ساتھ راتیں گزارنا تھا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ مرزا قادیانی اتنا بڑا بے حیا تھا کہ اس کی محفل و صحبت میں جو بھی آتا بے حیائی کا مجسمہ بن جاتا۔ ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی حقیقت میں ابلیس تھا۔

چونکہ یہ طبقہ شرم و حیاء سے عاری ہے۔ ان کی اصل نسل میں حیاء نام کی کوئی چیز نہیں۔ اس لیے کہ سچا نبی خود بھی حیاء والا ہوتا ہے اور اپنی اُمت میں بھی حیاء پیدا کرتا ہے۔ جھوٹا مدعی نبوت خود بھی بے حیاء ہوتا ہے اور اپنی اُمت میں بھی بے حیائی پیدا کرتا ہے۔

ہوں بشر کی جائے نفرت:

مرزا قادیانی کے بین الاقوامی بے حیاء ہونے پر اس کا مشہور زمانہ شعر جس میں اُس نے اپنی حقیقت کو بیان کیا ہے، اگر اس حقیقت کو موجودہ مرزائی تسلیم کر لیں تو جھگڑا ہی ختم ہو سکتا ہے وہ شعر یہ ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین، مرزا قادیانی کا شعری مجموعہ، روحانی خزائن جلد 21، ص 127)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد سے نہیں ہوں۔ میں مرزائیوں سے سوال کرتا ہوں کہ اگر مرزا قادیانی، آدم علیہ السلام کی اولاد سے نہیں تو کس کی اولاد ہے؟ شاید یہ شیطان کی اولاد ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ اگر آدم علیہ السلام کی اولاد سے نہیں تو نبی کیسے بنا۔ اگر یہ آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہے تو اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنے والا کذاب یا دجال تو ہوسکتا ہے مگر نبی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جس کا ایک بھی جھوٹ ثابت ہو تو بقول مرزا قادیانی اس کی کسی بات پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔

لطیفہ:

مرزا قادیانی کے یہ الفاظ ''ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار'' خاص طور پر قابل غور ہیں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں انسان کی وہ جگہ ہوں جس سے انسان نفرت اور شرم کرتا ہے اب اس کی تشریح اور نام مرزائی خود ہی بتلادیں؟ ہم اگر کہیں گے تو شکایت ہوگی۔

بیہودگی کی انتہا:

نوجوان مذہبی سکالر، عظیم مجاہد ختم نبوت، سابق قادیانی محترم جناب عرفان محمود برق صاحب مرزا قادیانی کے اس شعر کے حوالے سے اپنی مشہور کتاب ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں'' صفحہ 275 پر اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میرا ایک رشتے کا مرزائی کزن جو کراچی سے لاہور اپنے ماموں سے ملنے آیا تھا خوامخواہ میرے پاس آکر بیٹھ گیا اور شعر و شاعری پر گفتگو شروع کردی۔ اس نے مجھے کوئی شعر سنایا تو جواباً میں نے بھی اُسے ایک شعر سناڈالا۔ وہ شعر یہ تھا:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

شعر سن کر اُس نے زور زور سے ہنسنا شروع کردیا اور کہنے لگا کہ عرفان صاحب یہ شعر کہیں آپ کا تو نہیں ہے۔ میں نے کہا نہیں بھئی یہ شعر میرا نہیں بلکہ کسی اور کا ہے۔ پھر کہنے لگا یہ جس بے وقوف کا شعر ہے اُس کی واقعی مت ماری گئی ہے بھلا کوئی اپنے آپ کو انسانوں کی جائے نفرت

یعنی شرم گاہ بھی کہتا ہے۔ اُف! بیہودگی کی انتہا کر دی۔ میں نے کہا کہ ہوسکتا ہے یہ شعر اُس کہنے والے نے نہایت عاجزی سے کہا ہو۔ جواباً کہنے لگا عرفان صاحب! آپ بھی کتنی جاہلوں والی باتیں کرتے ہیں یہ کیسی عاجزی ہے کہ کوئی خود کو انسانوں کی جائے نفرت یعنی شرم گاہ کہنا شروع کر دے۔ میں اُس کے منہ سے یہی سننا چاہتا تھا اور جھٹ سے اُٹھ کر میں نے اُس کے سامنے مرزا قادیانی کا شعری مجموعہ ''درثمین'' کھول کر رکھ دیا جس میں مرزا قادیانی کا یہی شعر لکھا ہوا تھا۔ اُس نے جیسے ہی دیکھا کہ یہ شعر کسی اور کا نہیں بلکہ اُس کے حضرت جی مرزا قایادنی کا اپنا ہے تو فوراً اُس کا رنگ زرد پڑ گیا اور لگا اپنے کانوں کو ہاتھ لگانے اور توبہ استغفار کرنے کہ اُس نے اپنی زبان سے اپنے حضرت صاحب کے متعلق کیا کیا کہہ دیا ہے۔

قارئین کرام! جہاں آپ نے پہلے معلم الشیاطین منشی مرزا قادیانی کے رسوائے زمانہ بے حیا ہونے پر دلائل وشواہد ملاحظہ کیے، وہیں مرزا قادیانی کے مزید فحش حوالہ جات نوک قلم کرتا ہوں جن سے مرزا قادیانی کی اصلیت وحقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ بے حیائی کے بنیادی طور پر دو ہی پہلو ہوتے ہیں۔ اول اقوالاً، دوم افعالاً۔ مرزا قادیانی دونوں لحاظ سے بے حیائی کا ماہر تھا۔ وہ عمر بھر عورتوں کے عشق میں مبتلا رہا اور عین جوانی میں اس نے اپنے قلبی ودماغی احوال کا اظہار ان اشعار میں کیا۔

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ اُلفت میں مزا ہوتا ہے
سبب کوئی خداوندا بنا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
مرے بت اب سے پردہ میں رہو تم
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی
نہیں منظور تھی گر تم کو الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا

(سیرت المہدی مرزا بشیر احمد ص 232-233)

یقیناً یہ اشعار ایسے ہیں کہ جن کے سامنے انسانیت شرمندہ ہو جائے اور شیاطین بھی ایسے شخص سے پناہ مانگے۔

آیئے! قرآن کی عدالت میں چلتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ نبی شاعر ہوتا ہے؟ جواب ہے کہ نبی شاعر نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ

(یٰسین:69)

ترجمہ: اور نہیں سکھایا ہم نے اپنے نبی کو شعر اور نہ یہ اُن کے شایان شان ہے نہیں ہے یہ مگر نصیحت اور قرآن جو بالکل واضح ہے۔

منصب نبوت عظمتوں کی اساس ہے، یہ رفعتوں کی انتہا ہے، یہ نور علیٰ نور ہے، اس سے ہی سعادت دارین ہے، اس سے ہی دنیا میں رشد و ہدایت کے چراغ جلے، اس سے ہی خالق ارض وسماء کی معرفت ہوئی، اس سے ہی کے باعث انسانوں کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ منصب نبوت کی توہین درحقیقت توہین رب العالمین ہے۔

معلم الشیاطین مرزا قادیانی نے ایسے الفاظ میں منصب نبوت کی توہین کی ہے جس کی مثال تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی اور اس کی یہ توہین تمام اہل اسلام کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔

''مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گُوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔ اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔''

(تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279، 280 از مرزا قادیانی)

اس عبارت کا ایک ایک جملہ توہین رب العالمین و توہین منصب نبوت ہے۔ یہاں

مرزا قادیانی نے منصب نبوت کو کسبی ثابت کر کے قرآن سے بغاوت کی ہے۔ حالانکہ منصب نبوت تو وھبی ہوتا ہے۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ یہ عبارت جہاں مرزا قادیانی کے بے غیرت و بے حیا ہونے پر دلیل واضحہ ہے، وہیں اس کے مرتد اور زندیق ہونے پر بھی صریح دلیل ہے۔

مرزائیوں کو دعوت اسلام:

آخر میں تمام مرزائیوں کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ ایسے کذاب جھوٹے اور دجال انسان کو جس نے بے شمار جھوٹ بولے ہوں جس نے انبیاء کرام علیہم السلام کو صریح گالیاں دی ہوں جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ غبی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو گوہ کے ڈھیر سے معاذ اللہ تشبیہ دی ہو۔جس نے تمام اُمت رسول کو سور کہا اور عورتوں کو کتیا سے بدتر کہا ہو۔جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بدکاروں کی اولاد اور حرامی کہا ہو۔جس نے اللہ کے قرآن کو اپنے منہ کی باتیں کہا ہو۔جس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔جس نے آسمانوں کو اور انسان کو بھی خود پیدا کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔جس نے خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔جس نے عورت ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔جس بے وقوف انسان نے ''میں'' سے ''میں'' پیدا ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ جو اپنی پیشگوئیوں میں بھی صریح جھوٹا ثابت ہوا ہو۔جس نے امام الانبیاء خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہو(نعوذ باللہ)۔جس نے اللہ کے انبیاء علیہم السلام کی صریح توہین کی ہو۔جس نے علماء اسلام کو گالیاں دی ہوں اور علماء کو حرامی لکھا ہو(نعوذ باللہ)، جو اپنے کردار سے شریف انسان بھی ثابت نہ ہو سکے اور جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان باندھ کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیا ہو۔ایسے بدبخت، بے وقوف گستاخ، بدتمیز اور کذاب شخص کو چھوڑ دیں اور امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہو جائیں۔تاکہ قیامت کے دن ذلیل ورسوا نہ ہوں اور دائمی جہنم سے بچ جائیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سر عام رکھ دیا

خدا کی پناہ

نبی(ﷺ) کے بعد نبوت کا ادعا ہو جسے
ہر ایسے بطل خرافات سے خدا کی پناہ
ٹیچی ٹیچی ہے ادھر اور ادھر غلام احمد
ہزار بار ان آفات سے خدا کی پناہ
خدا بچائے ہمیں ان کے ساتھ ملنے سے
منافقوں کی موالات سے خدا کی پناہ
بنے جو باپ خدا کا اور اس کی بیوی بھی
ہر ایسے مسخرے کی ذات سے خدا کی پناہ
ان ابلہانہ حکایات پر نبی ﷺ کی سنوار
ان احمقانہ روایات سے خدا کی پناہ

(مولانا ظفر علی خاں)



سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے
نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے

(مولانا ظفر علی خاں)



اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کا فتویٰ

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ نادر روزگار، عظیم المرتبت فقیہ اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔ ان کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے وقف تھی۔ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ آپ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے تھے اور انھیں نفرت وحقارت سے ہمیشہ ''غلامیہ'' لکھتے اور کہتے رہے۔ مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کے بارے میں ان کا شہرۂ آفاق فتویٰ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ عشق رسول ﷺ اور دینی غیرت وحمیت میں ڈوبا ہوا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

❑ ''قادیانی منافق ہیں، منافق اس لیے کہ کلمہ اسلام بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے، اس کا ذبیح محض نجس، مردار اور حرام قطعی ہے، مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب کسی قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم وناحق سمجھنے والا نام نہاد مسلمان اسلام سے خارج ہے''۔ (احکام شریعت ص 112، 122، 177، از اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)

❑ مزید فرمایا کہ ''اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وحیات کے سب تعلق ان سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے تو پوچھنے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا بھی حرام''۔

(فتاویٰ رضویہ ص 51 ج 2 از مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)

دفاع ختم نبوّت کونسل پاکستان خط وکتابت کورس

پی۔او۔ باکس نمبر 81۔ جی پی او۔ دی مال۔ لاہور پاکستان

زیر سرپرستی
◉ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر (قائم مقام چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ)
◉ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پی ایچ ڈی (فقہ) (ر) سابق کمشنر سیکرٹری)

0331-4421965, 0322-4356986, 0321-3178878 0333-4432090

www.difaekhatmenabowat.com